در توبہ مقفل ہو نہ جائے

از:- مولانا عبدالرحمان عاجز مالیر کوٹلوی فیصل آباد

جو اپنی جان کی بازی لگائے تعجب کیا اگر وہ جیت جائے
انہیں سے ہم نے رنج و غم اٹھائے کہ جنکے غم میں جان و دل گھلائے
مقدر کا لکھا ہو کر رہے گا مقدر کو نہ کوئی آزمائے!
شہ گنج گراں مایہ وہی ہے رہ حق میں جو جان و دل لٹائے
نظر منزل پر جس انسان کی ہے سمجھتا ہے وہ دنیا کو سرائے
بس اتنا فسانہ زندگی کا کبھی روئے کبھی ہم سے مسکرائے
مآل سر خوشی وہ رنگ لایا کہ ہم نے خون کے آنسو بہائے
وہ دنیا کے لئے وجہ برکت جو دنیا سے برائی کو مٹائے
یہ سچے مسلمان کی علامت ہو دشمن بھی تو اس کے کام آئے!
مصیبت میں نہ کوئی کام آیا بہت سے دوست ہم نے آزمائے
سمجھ جائے جو دنیا کی حقیقت تو دنیا سے نہ کوئی دل لگائے
قیامت پر یقین جس شخص کا ہے وہ غفلت میں نہ عمر اپنی گنوائے
کہیں دست ندامت اٹھتے اٹھتے در توبہ مقفل ہو نہ جائے
جنازہ تیرا بھی اٹھے گا اک دن جنازے تو نے اور کے اٹھائے
گناہوں کی ہوائے تند ہی میں چراغ زیست عاجز بجھ نہ جائے